حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا لجنہ اماء اللہ برطانیہ کی عہدیداروں سے دوروزہ ریفریشر کورس کا اختتامی خطاب

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: خدا تعالیٰ کے فضل سے لجنہ کا یہ ریفریشر کورس کامیابی کے ساتھ ختم ہو رہا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ نے اِس سے بہت فائدہ اُٹھایا ہوگا اور بہت سی نئی چیزیں سیکھی ہوں گی۔ بعض بہت اہم اُمور جو ہر احمدی عورت اور مرد کو یاد رکھنے چاہئیں اور پوری طرح سمجھنے چاہئیں وہ جماعت احمدیہ کے قیام کے مقاصد ہیں۔ یہ وہ مقاصد ہیں جن کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا تھا۔

حضور انور **ایدہ اللہ** تعالیٰ بنصرہ **العزیز** نے **فرمایا:** حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس لئے بھیجا گیا تھا کہ وہ اعلیٰ اخلاق جو دنیا سے معدوم ہوگئے ہیں، جو خدا تعالیٰ کو پسند ہیں اور جو خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سکھائے تھے، انہیں دوبارہ قائم کیا جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسلام کی خالص اور پاکیزہ تعلیمات کو دوبارہ دنیا میں قائم کرنے کے لئے تشریف لائے تھے۔ اِسی وجہ سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ آپؑ کو صادق کے طور پر بھیجا گیا ہے یعنی ایک سچے اور دیانتدار مصلح کے طور پر جن کا مقصد ایک ایسی جماعت کا قیام تھا جو خدا تعالیٰ سے خالص محبت کرنے والی ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مَیں آپ کو یہ یاد دہانی کروانا چاہتا ہوں کہ جب آپ اِس ریفریشر کورس سے واپس اپنی مجالس میں جائیں تو جو کچھ معلومات آپ نے یہاں سے حاصل کی ہیں وہ آپ دوسری ممبرات تک پہنچائیں اور سب سے اہم پیغام جو آپ دوسروں تک پہنچائیں وہ یہ ہو کہ خدا تعالیٰ کی محبت دِلوں میں پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ مگر یہ عظیم مقصد حاصل نہیں ہوسکتا جب تک آپ خود خدا تعالیٰ کے ساتھ ایک مخلصانہ اور سچا تعلق پیدا کرنے میں کامیاب نہ ہوں۔ جب آپ اللہ تعالیٰ سے سچی محبت پیدا کرلیں تو صرف تب ہی آپ اپنے تمام کام خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے کرنے والی ہوں گی۔ جب آپ خدا تعالیٰ سے حقیقی رنگ میں محبت پیدا کرلیں گی تو صرف اُسی صورت میں آپ دنیا کی محبت اور مادی چیزوں کی محبت کو دھتکار سکیں گی۔ جب آپ اس مقام پر پہنچ جائیں گی تو پھر اللہ تعالیٰ کی محبت ہر دوسری چیز پر غالب آجائے گی۔

حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا تھا کہ آپ کو خدا تعالیٰ نے اس لئے مامور فرمایا ہے کہ ایک نیک جماعت کا قیام ہو جس کے افراد نیک ہوں اُن کے دل پاک وصاف ہوں جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کے تھے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم کا نمونہ پیش کرنا کوئی آسان کام نہیں۔ اِس کے حصول کے لئے بہت محنت اور ریاضت درکار ہے اور مستقل کوشش اور سعی اپنی ذاتی اِصلاح کے لئے کرنا ضروری ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: لجنہ اماء اللہ کی ممبرات اکثر اپنے اجلاسوں اور اجتماعات میں مضامین پڑھتی ہیں، تقاریر کرتی ہیں جن میں وہ بہت اعلیٰ مثالیں پیش کرتی ہیں۔ مثال کے طور پر حضرت اُمِّ عمارہؓ اور اُن کی غیر معمولی قربانیوں کا ذکر کرتی ہیں۔ مَیں نے بھی اُن صحابیاتؓ کا ذکرِ خیر اپنی تقاریر میں کیا ہے۔ اسی طرح اکثر اُن عظیم الشان مالی قربانیوں کا ذکر بھی کیا جاتا ہے جو صحابیاتؓ نے پیش کیں۔ یہ بات درست ہے کہ بہت بڑی تعداد احمدی خواتین کی ایسی ہے جنہوں نے اسی طرح مالی قربانی کے بہت اعلیٰ معیار پیش کئے ہیں مگر پھر بھی بعض مواقع پر جذباتی قربانی اور بعض ذاتی اُمور میں قربانی کے وقت کمزوری دکھانے کے واقعات سامنے آتے رہتے ہیں۔ اِس سلسلہ میں بہت زیادہ کوشش کرنے کی ضرورت ہے کہ تربیت کو بہتر بنایا جائے تا کہ جماعت کا معیار بھی وہ ہوجائے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضوان اللہ علیہم کا نمونہ پیش کرنے والا ہو۔ اگر سب افرادِ جماعت دوسروں کی خاطر اپنے ذاتی جذبات کی قربانی پیش کرنے کی طرف توجہ دیں تو وہ دیکھیں گے کہ اس کے کس قدر خوشکن پھل اور نیک نتائج اُنہیں حاصل ہوں گے۔ گھروں میں امن کا ماحول پیدا ہوجائے گا۔ میاں بیوی کے تعلقات خوشگوار ہو جائیں گے اور بچوں کی نشو ونما اور تربیت بہت اعلیٰ رنگ میں ہونے لگے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ بہت ہی فکر انگیز بات ہے کہ آج کے معاشرہ میں ہماری بعض بچیاں ماحول سے متاثر ہوکر اور کچھ سہیلیوں کے دباؤ میں آکر بُرے ماحول کے اثرات قبول کرنے کی طرف مائل ہونے لگتی ہیں۔ ایک خراب عادت جو تیزی سے ہمارے لڑکوں اور لڑکیوں میں رواج پارہی ہے وہ شیشہ (یعنی حقّہ) کا استعمال ہے۔ جس کا مَیں نے حال ہی میں خطبہ جمعہ میں بھی ذکر کیا تھا۔ کہا یہ جاتا ہے کہ شیشہ ضرر رساں نہیں ہے اور اس کا بشمول مسلمانوں میں استعمال اکثر کھلے عام public places میں اور ہوٹلوں میں کیا جاتا ہے جہاں مسلمان کھانا کھاتے ہیں۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ شیشہ (حقّہ) میں بھی ایسی چیزوں کی ملاوٹ کر دی جاتی ہے جو نشہ پیدا کرتی ہیں یا نشہ کی عادت ڈال دیتی ہیں جس کے لئے بار بار لوگوں کو طلب پیدا ہوتی ہے۔ مجھے بعض ایسے لڑکے اور لڑکیوں کے بارہ میں بتایا گیا ہے جو اپنے بڑوں کو کہتے ہیں کہ اس میں کوئی ضرر رساں چیز نہیں ہوتی اور نہ ہی کوئی ملاوٹ ہے اور اسی لئے یہ کھانے کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: وہ جو بھی کہیں، شیشہ پینا ایک برائی ہے اور میرے نزدیک یہ سگریٹ نوشی سے بھی بدتر حرکت ہے۔ کیونکہ اگر کوئی سگریٹ پیتا ہے تو اردگرد والوں کو علم ہو جاتا ہے اور وہ اُس شخص کو اس برائی سے بچنے میں مدد دے سکتے ہیں اور مزید یہ کہ سگریٹ کے پیکٹ پر درج کیا جاتا ہے کہ اس میں کیا اجزاء ہیں۔ ویسے تو بعض صورتوں میں سگریٹ میں بھی مضر اجزاء ملائے جاتے ہیں مگر اُس پر کہیں نہ کہیں پابندیاں لگائی جاتی ہیں۔ مگر شیشہ میں تو بعض دفعہ خاموشی سے مضر اجزاء ملا دیئے جاتے ہیں تا کہ اُس کی عادت پکّی ہو۔ اگر نہ بھی ملاوٹ ہو تو بھی بہر حال شیشہ کا استعمال مضر ہے۔ اس وجہ سے آپ کے لئے ضروری ہے کہ دوسروں کو بھی اس طرف توجہ دلائیں کہ اسے ختم کرنے کی ضرورت ہے۔ لجنہ کی ممبرات کو یہ کام ضرور کرنا چاہئے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ آپ کی بعثت کے مقاصد میں سے یہ ایک اہم مقصد ہے کہ نیکیوں کے حصول کے لئے ایک ایسی جماعت قائم ہو جو خدا تعالیٰ کو ہر حال میں فوقیت دینے والی ہو۔ اور نیک راہوں پر ثبات قدم سے چلنے کی راہ میں کسی چیز کو رکاوٹ نہ بننے دے۔ خدا تعالیٰ کو ہر چیز پر فوقیت دینے کا مطمحِ نظر ایسا معیار ہے جسے حاصل کرنے کے لئے بہت قربانیاں دینی پڑتی ہیں۔ جو چیزیں ان راہوں میں روڑے اٹکانے کا باعث بن سکتی ہوں اُن سے کلیتًا اجتناب ضروری ہے۔ وہ اُمور جن سے آپ کے ایمان اور اخلاق کو خطرہ درپیش ہو انہیں راستہ سے ہٹانے کے لئے اخلاقی میدان میں بہت مضبوط قدموں سے چلنا اور چوکس رہتے ہوئے مضبوط ارادوں کے ساتھ آگے بڑھنا ضروری ہے۔ بلاشبہ اِن معاملات پر بھرپور توجہ دینا ضروری ہے۔

حضور انور **ایدہ اللہ تعالیٰ** بنصرہ **العزیز** نے **فرمایا:** یاد رکھیں! جماعت احمدیہ کے بارہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود فرمایا ہے کہ آپؑ سے اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا تھا کہ آپؑ کو ایک ایسی جماعت عطا کی جائے گی جن کے دل ہر برائی سے پاک ہوں گے اور وہ اپنے دین کو خالص رکھیں گے اور دنیاوی چکاچوند اور محبت سے متاثر ہوکر دین میں بگاڑ پیدا نہیں ہونے دیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مزید یہ بھی فرمایا کہ آپ کی جماعت اُن لوگوں پر مشتمل ہوگی جو قرآن کریم کی اصل تعلیمات پر اپنی زندگیوں میں عمل پیرا ہوں گے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اگر ہم اِن خصوصیات کو اپنی زندگیوں میں جاری نہیں کرتے اور ان تعلیمات پر عمل پیرا نہیں ہوتے تو پھر خدا تعالیٰ ہماری جگہ اُن لوگوں کو لے آئے گا جو ہم سے بہتر ہوں۔ بہر حال خدا تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہمیشہ پاک افراد عطا فرماتا چلا جائے گا۔ اس لئے ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اُٹھ کھڑے ہوں اور اس بات کا ثبوت دیں کہ ہم اِس معیار پر پورے اترتے ہیں۔ ہمیں اس امر کی ضرورت ہے کہ ہم اپنی اصلاح کریں اور اُس اعلیٰ معیار پر پہنچ جائیں جس کی توقع حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہم سے کی ہے۔ مزید یہ کہ ہم پہلے اپنی اصلاح کریں اور پھر اپنے اردگرد دوسرے افراد کی اصلاح کے لئے کوشاں ہوجائیں۔

ہم ہمیشہ نہایت خوشی اور فخر سے کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ یہ جماعت خدا تعالیٰ کی چنیدہ جماعت ہے۔ لہٰذا خدا تعالیٰ نے اس جماعت کو اپنا فضل اور برکت عطا فرمائی ہے اور وہ چاہتا ہے کہ یہ ایسی جماعت بن جائے جو دوسروں کے لئے نمونہ ہو۔ مگر اِس صورت میں کہ ہم اپنی اصلاح نہ کریں اور خدا تعالیٰ کی دی ہوئی ہدایت پر عمل نہ کرنے والے ہوں تو پھر ہم دوسروں کے لئے نمونہ پیش کرنے والے کس طرح ہوسکتے ہیں؟

حضور انور ایدہ **اللہ** تعالیٰ بنصرہ **العزیز** نے فرمایا: یہ ایک حقیقت ہے کہ اگر ہم وہ اعلیٰ معیار حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہوں گے تو آئندہ آنے والی نسلیں ہمارے بارہ میں شکوہ کریں گی کہ اگر یہ لوگ اچھے نمونہ پر کاربند ہوتے تو ہم بھی محفوظ رہتے اور ہدایت کے راستہ پر عمل پیرا رہتے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہمیشہ یاد رکھیں کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فرمان ہے کہ سچائی، دیانتداری، مخلوق سے شفقت یہ تینوں خُلق میری جماعت کے امتیازی نشان ہیں۔ اس لئے ہر جماعتی عہدیدار کو سچائی کا بہت اعلیٰ معیار پیش کرنا ہوگا۔ اِس کا معیار قرآن کریم نے واضح طور پر بیان فرما دیا ہے کہ اگر تمہیں اپنے یا اپنے والدین یا اپنے پیاروں کے خلاف بھی گواہی دینی پڑے تو دو۔ یہ سچائی کا وہ معیار ہے جسے ہر عہدیدار کو پیش کرنا ہوگا۔ جب سچائی اور دیانتداری کا یہ معیار آپ پیش کررہی ہوں گی تو اس صورت میں جو بھی ذمہ داری آپ کے سپرد کی گئی ہو آپ اُس کی اہل ہوں گی۔ اور صرف اسی صورت میں آپ اُن فرائض کو صحیح رنگ میں ادا کر سکیں گی جو لجنہ اماء اللہ کے سپرد کئے جاتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ **العزیز نے فرمایا:** سچائی کا تقاضا ہے کہ جب آپ لجنہ کی کارکردگی کی رپورٹ بھجوائیں تو وہ بالکل سچی اور صحیح رپورٹ ہو۔ آپ کو رپورٹ محض اس غرض سے نہیں بھیجنی چاہیے کہ اعلیٰ نمبر یا اعلیٰ

پوزیشن حاصل ہو۔ اسی طرح جب اجتماعات وغیرہ میں آپ کسی مقابلہ میں حصہ لیں تو آپ کی غرض یہ نہیں ہونی چاہیے کہ آپ انعام حاصل کر سکیں بلکہ آپ کی خواہش یہ ہونی چاہئے کہ اس ذریعہ سے آپ اپنے علم میں اضافہ کرنے والی ہوں اور دوسروں کو بھی اس علم کا فیض پہنچانے والی ہوں۔ لجنہ اماء اللہ کی تمام ممبرات اسی جذبہ کے تحت اپنے پروگراموں اور تقاریب کی تیاری کیا کریں۔ ساتھ ہی اس بات پر نظر رکھیں کہ ہر حال میں سچائی اور دیانتداری کو فوقیت دینی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک اور اہم خُلق جو تمام جماعتی عہدیداروں میں ہونا چاہئے وہ شفقت اور ہمدردی ہے۔ جماعتی عہدیدار ہونے کی حیثیت سے آپ کو اپنے ماتحتوں اور جماعت کے دوسرے افراد کے ساتھ محبت، نرمی اور رحمدلی کے ساتھ پیش آنا چاہئے۔ آپ کے دلی محبت اور شفقت کے جذبات دوسروں کو آپ کے اور بھی قریب کر دیں گے اور اس سے جماعتی کاموں کی طرف بھی کشش پیدا ہوگی اور اس طرح ان کا جماعت سے تعلق بھی مضبوط ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کہ آپ کو یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تھا کہ یہ آپ کی محبت اور شفقت ہے جس کی وجہ سے لوگ مقناطیسی قوت کے ساتھ آپ ؐ کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں۔ اور اگر آپ ؐ اپنے رویہ میں سخت ہوتے اور درگزر کرنے والے نہ ہوتے تو لوگ آپ ؐ سے مایوس ہو کر دُور ہو جاتے۔ لہٰذا عہدیدار ہونے کی حیثیت سے آپ کے لئے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ آپ نے ہر ممبر لجنہ اماء اللہ اور ناصرات سے شفقت، خلوص اور رواداری سے پیش آنا ہے۔ اُن کے جذبات کا خیال رکھنا ہے۔ اُن کی تکلیف کا احساس آپ کو ایسے ہونا چاہئے جیسے اپنی تکلیف کا۔ اِس صورت میں بھی کہ کوئی آپ سے سختی یا بدتمیزی سے پیش آئے، آپ کو اپنے جذبات پر قابو رکھنا ہوگا۔ اُن کی اصلاح محبت اور نرمی سے کرنے کی کوشش کریں۔ ہر قسم کی عداوت یا رنجش کو اپنے دل و دماغ سے صاف کر دیں۔ کوشش کریں کہ دلی ہمدردی کے ساتھ دوسرے کی اصلاح ہو جائے۔ بجائے اس کے کہ دوسرے کو غصہ کے ساتھ دھچکا لگے اور وہ اس دھکا لگنے سے مزید دُور ہو جائے۔ بہت ہی دُکھ کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقع پر فرمایا کہ جب آپ اپنی جماعت کی حالت دیکھتے ہیں تو آپ کو بہت دُکھ ہوتا ہے کہ جماعت ابھی تک اُس روحانی حالت کو نہیں پہنچی جہاں انہیں ہونا چاہئے۔

پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جب مَیں خدا تعالیٰ کے وعدوں کو دیکھتا ہوں تو بہر حال دل کو حوصلہ، تقویت اور خوشی حاصل ہوتی ہے۔ لہٰذا ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی توقعات اور امیدوں پر پورے اتریں۔ خاص طور پر لجنہ کی عہدیداران جنہیں مختلف ذمہ داریاں سونپی گئی ہیں انہیں چاہئے کہ وہ اپنے اندر انقلابی روحانی تبدیلیاں پیدا کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فکر کو دور کرنے والی ہوں اور پھر وہ اُن برکات کو حاصل کرنے والی بن جائیں جن کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت سے کیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک بہت ہی اہم اور بنیادی نصیحت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمائی، یہ تھی کہ آپ کے ماننے والے صرف لفّاظی کی حد تک نہ رہیں بلکہ اشد ضرورت اس بات کی ہے کہ وہ اپنی اصلاح پر توجہ مرکوز کریں۔ اِس لئے ضروری ہے کہ آپ سب اِس طرف خاص توجہ دیں۔ اسی وجہ سے مَیں نے حال ہی میں بہت سے خطبات جمعہ ذاتی اصلاح کرنے کے موضوع پر دیئے ہیں۔ ہر شخص کو ان امور پر توجہ دینی چاہئے۔ جب صرف اپنی اصلاح پر توجہ مرکوز ہوگی تو تب ہی ہم حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کی غرض کو پورا کرنے والے ہوں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی امیدیں اور توقعات کیا تھیں جو ہم سے وابستہ ہیں؟ اُس کی ایک خوبصورت مثال یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کو ایک درخت قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ تم اِس درخت کی شاخیں ہو۔ اس لئے اب یہ تم پر منحصر ہے کہ تم اپنے نمونہ سے احسن طریق پر اس کی حفاظت کرو۔ آپ نے فرمایا کہ نہ صرف تم اِس درخت کی شاخیں ہو بلکہ اس کے محافظ بھی ہو۔ اس لئے پہلے تو ہمیں خود ثابت قدمی سے کوششیں کرنی ہوں گی۔ ہمیں اپنے ایمان کو مضبوط کرنا ہوگا۔ اور پھر دوسروں میں بھی یہ وصف پیدا کرنے کی کوشش کرنی ہوگی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سب سے پہلے تو عہدیداروں کا یہ فرض ہے کہ وہ خود یہ خصوصیات اپنے اندر پیدا کریں پھر دوسروں میں بھی انہیں پھیلائیں اور رائج کریں۔ اس طرح ایک کے بعد دوسرا نیک نمونہ قائم ہوگا۔ اس طرح اسلام کا درخت ہمیشہ حفاظت میں رہے گا اور مسلسل پھلتا پھولتا اور بڑھتا رہے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں وہ طریق سکھائے ہیں جن کے ذریعہ اِس درخت کی حفاظت کی جا سکتی ہے۔ یعنی اُس کی حفاظت مثالی مسلمان بن کر کی جا سکتی ہے۔

مزید فرمایا کہ اِس کو حاصل کرنے کا طریق یہ ہے قرآن کریم کو پڑھا جائے اور اس کی پاک تعلیمات کو اپنی زندگی میں عمل کے ذریعہ قائم کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں مزید بتایا کہ دوسرا ذریعہ اس درخت کی حفاظت کا یہ ہے کہ جو اچھی خصوصیات آپ خود حاصل کر لیں وہ دوسروں میں بھی پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ لہٰذا جو بھی اچھی عادت یا صلاحیت آپ اپنے اندر پیدا کرنے میں کامیاب ہوں، وہ دوسرے احمدیوں میں بھی پیدا کرنے کی کوشش کریں جن کے ساتھ آپ رابطہ میں ہوں یا جہاں آپ اثر رکھتے ہوں۔ حضور نے فرمایا کہ اس کام کو ہمیشہ محبت اور شفقت کے ساتھ کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ بھی یاد رکھیں کہ صرف جماعت کے افراد کی تربیت کرنا ہی آپ کا فرض نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ایک اور بہت عظیم ذمہ داری جو آپ پر ڈالی گئی ہے وہ تبلیغ ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اسلام کی سچّی اور خوبصورت تعلیمات کو ساری دنیا میں پھیلائیں۔ اس میں کامیابی حاصل کرنے کا طریق یہ ہے کہ آپ خود اسلامی تعلیمات کی اصلی تصویر بن جائیں، ایسا نمونہ پیش کریں جسے دوسرے اپنانے کی کوشش کریں۔ یہ نہ ہو کہ آپ دوسروں کے واقعات سنیں یا زبان سے دہرا دیں کہ صحابہؓ کے یہ واقعات ہیں۔ آپ بھی اُن صحابہؓ کے نقش قدم پر چل کر وہی نمونہ دکھائیں تو صرف اور صرف تب ہی آپ اسلام کے درخت کو تقویت پہنچانے والی ہوں گی۔ خدا تعالیٰ آپ سب کو اس طریق پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ اور آپ اس ریفریشر کورس سے واپس اپنے گھروں کو جائیں تو آپ کے اندر ایک نئی روح اور توانائی پیدا ہو چکی ہو جس کے ساتھ آپ اپنے فرائض کو سرانجام دینے والی ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے کہ آپ اپنی اصلاح کرنے میں کامیاب ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ آپ کو مزید یہ توفیق بھی عطا فرمائے کہ آپ ایک روحانی انقلاب اپنی مجلس میں پیدا کرنے والی ہوں خواہ وہ بڑی مجلس ہو یا چھوٹی۔ خدا تعالیٰ آپ کو اِن کوششوں میں کامیابی عطا فرمائے اور لجنہ اماء اللہ کو بے شمار برکات سے نوازتا چلا جائے۔ آمین۔